صداقت بائبل
Bible
چنانچہ۔
"ہر بشر گھاس کی مانند ہے اور اس کی ساری شان و شوکت گھاس کے پھول کی مانند۔ گھاس
تو سُوکھ جاتی ہے اور پھول گر جاتا ہے لیکن خداوند کا کلام ابد تک قائم رہے گا۔"
پطرس ۱ : ۲۴
پروفیسر اے ڈیوڈ فیتھ تھیولاجیکل سیمنری، گوجرانوالہ

صداقتِ بائبل

ہر بشر گھاس کی مانند ہے اور اس کی ساری شان و شوکت گھاس کے پھول کی مانند ہے۔ گھاس تو سوکھ جاتی ہے اور پھول گر جاتا ہے لیکن خداوند کا کلام ابد تک قائم رہے گا ——— ۱ پطرس ۱: ۲۴-۲۵

خادم — پادری ایلگزینڈر ڈیوڈ
پروفیسر فلیتھ تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ

دیباچہ

دنیا میں بہت سی کتابیں ہیں جن کے متعلق دعوےٰ کیا جاتا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہیں یا وہ خدا کے الہام سے لکھی گئی ہیں لیکن کسی کتاب کے حق میں یہ دعویٰ سچا ثابت نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ کتاب خود الہام کے معیار تک نہ پہنچے یا اس میں الہامی ہونے کے نشانات پورے نہ ہوں۔ کسی کتاب کے الہامی ہونے کی پہچان آپ مندرجہ ذیل نشانات کے ذریعے کر سکتے ہیں۔

(۱) الٰہی حفاظت اگر کسی کتاب کے متعلق یہ دعوےٰ کیا جاتا ہے کہ وہ خدا کا کلام ہے تو لازمی ہے کہ خدا اس کا محافظ ہو اور اسے ہر قسم کے رد و بدل اور نقصان سے بچائے تاکہ کلامِ الٰہی آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ رہے۔

۲- نبوتوں کی تکمیل انسانی کلام غلط ہو سکتا ہے لیکن خدا کا کلام کے درست ہونا اور پورا ہونا لازمی ہے۔

۳- ترتیب اور اتحاد اکرنتھیوں ۱۴ : ۳۳ میں لکھا ہے کہ خدا ابتری کا خدا نہیں بلکہ امن و ترتیب کا بانی ہے۔ اس لئے ضروری

بات ہے کہ اس کے کلام میں خاص ترتیب اور اتحاد پایا جاتے۔

۴۔ **عالمگیری** — خدا صرف ایک قوم کا خدا نہیں بلکہ وہ ساری دنیا کا خدا ہے۔ اس لئے اس کا کلام بھی عالمگیر ہونا چاہیئے۔

۵۔ **افضل کلام** — جس طرح خدا کا کوئی ثانی نہیں اسی طرح اس کا کلام بھی بے مثال اور لاثانی ہونا چاہیئے۔

۶۔ **مؤثر کلام** — مؤثر کلام وہ ہے جو انسانی زندگی پہ اثر کرے۔

۷۔ **کلام رحمت اور برکت ہے** — خدا کا کلام دنیا کے لئے رحمت اور برکت کا باعث ہوتا ہے۔

اس کتابچہ میں مذکورہ بالا نشانات کے ذریعے بائیبل مقدس کا امتحان کیا گیا ہے تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ صرف بائیبل مقدس ہی ایک ایسی کتاب ہے جو اس سخت امتحان کے مقابلے میں قائم رہ سکتی ہے اور الہام کے مستند نشانات کو پورا کر کے ہماری روحانی زندگی کے لئے خدا کا یکتا قانون اور بے خطا راہنما بن سکتی ہے۔

کیا بائیبل خدا کا کلام ہے

IS BIBLE THE WORD OF GOD?

اس بات کے ثبوت میں کہ بائیبل خدا کا کلام ہے۔ ہم مندرجہ ذیل دلائل پیش کر سکتے ہیں۔

۱۔ **الٰہی حفاظت** — بائیبل مقدس دنیا میں سب سے پرانی کتاب ہے۔ اس کے بعض حصے ۳۳۰۰ برس سے پہلے کی تصنیف ہیں مثلاً توریت کی کتاب۔ ہومر اور ہیسی اوڈ جو یونانی شاعر تھے، یہ غیر اقوام کے سب سے قدیم مصنف سمجھے جاتے ہیں اور موسیٰ کے ۶۰۰ برس بعد ہوتے ہیں۔ ہیروڈوٹس اور تھیوسی ڈیڈیس جو غیر اقوام کے سب سے قدیم مورخ تھے۔ ان کی کتابیں توریت سے ہزار برس بعد لکھی گئیں۔ اب ان کے صرف نام باقی ہیں لیکن تصانیف مٹ چکی ہیں۔ جب ہم بائیبل کی قدامت پہ غور کرتے ہیں اور معلوم کرتے ہیں کہ یہ کس طرح جیتے جی ہم تک پہنچی تو ہم کو یہ ماننا پڑتا ہے کہ اس کی حفاظت ضرور خدا کی طرف سے ہوئی ہے اور یہ سچ ہے کہ جو ہتھیار بھی کسی نے بائیبل کے خلاف استعمال کئے وہ خدا نے ان کو توڑ دیا اور جو تجویز اس کے خلاف تیار کی گئی وہ بری طرح ناکام ہو گئی۔ بائیبل کے دشمن مٹ گئے ہیں

لیکن یہ اب تک قائم ہے اور تا ابد قائم رہے گی۔ صدیوں سے قوموں اور بڑے بڑے لوگ اس کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ اس مخالفت کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں تاکہ آپ اس حقیقت کو جان سکیں کہ خدا نے سچ مچ اس کتاب مقدس کی حفاظت کی ہے۔

مخالفت میں الٰہی حفاظت

(۱) رومی سلطنت۔ کے زمانے میں نہ صرف کلیسیا کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی بلکہ یہ حکم بھی جاری کیا گیا کہ بائبل مقدس کی تمام جلدیں نکالیں، جلا دی جائیں اور جس کسی کے پاس بائبل ہو اسے سزائے موت دی جائے لیکن اس انتہا رسانی کے باوجود خداوند کا کلام نہ صرف قائم رہا بلکہ تھوڑے ہی عرصہ میں تمام رومی سلطنت میں پھیل گیا۔

(۲) رومی سلطنت کے بعد خود رومن کلیسیا نے بائبل مقدس کے ساتھ خوفناک جیسا سلوک کیا۔ پوپ انوسینٹ سوم Innocent III نے ۱۱۹۹ء میں بائبل کو جلایا اور مشہور انگریز عالم جان وائی کلف نے بائبل کا انگریزی میں ترجمہ کیا تو وہ رومی کلیسیا کی طرف سے مجرم ٹھہرایا گیا۔ یہاں تک کہ سولھویں صدی کے آخر میں ایک شخص کو بائبلیں فروخت کرنے کی وجہ سے زندہ جلا دیا گیا لیکن رومی کلیسیا کی اس سخت روی کے باوجود بائبل مقدس ایک روشن مینار کی طرح راہ نجات دکھاتی رہی۔

(۳) فرانس کے مشہور ملحد والٹیر (Voltaire) نے دعویٰ کیا کہ ۱۰۰ سال کے اندر ہم تمام دنیا سے بائبل کا نام و نشان مٹا دیں گے۔ والٹیر ۱۷۷۸ء میں مر گیا لیکن اس کی موت کے پچیس سال بعد اس کے اپنے چھاپہ خانہ سے جہاں وہ بائبل کے خلاف زہریلی کتابیں چھاپ کر شائع کرتا تھا۔ وہاں سے خدا کا کلام چھپنا شروع ہوا اور

اس کا اپنا گھر جینوا بائبل سوسائٹی کے لئے مخصوص کیا گیا۔

(۴) ٹام پین (Tom Paine) نے کہا کہ جس طرح کوئی شخص کلہاڑے سے جنگل کے درختوں کو کاٹ ڈالتا ہے۔ میں نے بھی بائبل کو ایک درخت کی طرح کاٹ ڈالا ہے۔ اور اب یہ دوبارہ نہیں اُگ سکتی لیکن وہ بائبل کو ختم کرتے کرتے خود شراب پی کر مر گیا۔

(۵) امریکہ کے مشہور بے دین عالم رابرٹ انگرسول (Ingersoll) نے دعوے کیا کہ میں پچیس سال کے اندر بائبل کا صفایا کر دوں گا اور اس کے بعد کوئی شخص کلیسیا کو بھی یاد نہ کرے گا لیکن اس دعوے کے بعد انگرسول خود ۲۵ برس کے اندر مر گیا اور جس جگہ اس کا دفتر تھا اب وہاں وائی۔ایم۔سی۔اے (Y.M.C.A) کی بلڈنگ موجود ہے

اس دنیا بائبل مقدس کو مٹانے والے گھاس کی طرح سوکھ جاتے ہیں اور پھول کی طرح گر جاتے ہیں لیکن خداوند کا کلام ابھی تک قائم ہے۔ اس کے مقابلے میں دنیا کی کوئی طاقت نہیں ٹھہر سکتی جیسے یسعیاہ ۵۴: ۱۷ میں لکھا ہے "کوئی ہتھیار جو تیرے خلاف بنایا جائے کام نہ آئے گا اور جو زبان عدالت میں تجھ پر چلے گی تو اسے مجرم ٹھہرائے گی۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ میرے بندوں کی میراث ہے اور ان کی راستبازی مجھ سے ہے۔"

اس ایک کتاب کو غلط ثابت کرنے کے لئے ہزاروں کتابیں لکھی گئی ہیں وہ سب مٹ گئی ہیں لیکن یہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے - ۱۲۰۰ سے زیادہ زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جا چکا ہے اور تین کروڑ اور تیس لاکھ بائبلیں اور ان کے حصے ہر سال فروخت ہوتے ہیں۔ دنیا میں اس کے مقابلے میں کسی اور مذہبی یا غیر مذہبی کتاب کی مانگ نہیں ہے۔ لوگ سچ مچ خدا کے کلام کے بھوکے ہیں۔

بائبل کی ایسی الٰہی حفاظت نہ صرف اس کے دشمنوں کی شکست سے ظاہر ہوتی ہے بلکہ مسیحی دنیا کے پاس اس کے قدیم نسخہ جات کی موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ خداوند خود اس کتاب کا محافظ ہے۔

بائبل مقدس کے قدیم نسخہ جات

یہ قدیم نسخے تین طرح کے ہیں۔

۱- PAPYRUS پپیرس۔ ان کا زمانہ ۱۵۰ء تا ۳۰۰ء ہے۔ یہ نسخے مکمل کتاب کی صورت میں نہیں بلکہ پپیری کے متفرق اوراق پر لکھے ہوئے کتاب مقدس کے بعض حصے ہیں یہ تعداد میں ۵۰ اور ۶۰ کے درمیان ہیں۔ ان میں سے سب سے مشہور چیسٹر بیٹی کا نسخہ ہے۔ چیسٹر بیٹی کے مجموعہ میں انجیل جلیل کی کتابوں کے تین نسخے ہیں۔

ا۔ اناجیل اور اعمال کی کتاب۔ یہ نسخہ ۲۲۰ء کے قریب لکھا گیا۔

ب۔ دوسرا نسخہ مقدس پولس کے خطوط پر مشتمل ہے جو نہایت خوشخط ہے یہ نسخہ ۲۰۰ء میں لکھا گیا۔

ج۔ تیسرا نسخہ مکاشفات کی کتاب کے بڑے حصہ کی نقل ہے اور ۱۰ اوراق پر مشتمل ہے۔ یہ تیسری صدی کے اوائل کا لکھا ہوا ہے۔

۲۔ دورِ دوم (بڑے حروف کے نسخے) ۳۰۰ء تا ۸۰۰ء اس دور کے جس قدر نسخے دستیاب ہوتے ہیں وہ شمار میں ۲۶۸ ہیں۔ چند وجوہات کے باعث یہ زمانہ کتب مقدسہ کے نسخوں کے لئے نہایت اہم ہے۔

ا۔ اس زمانہ میں پپیرس کی بجائے چمڑے پر لکھنے کا رواج شروع ہوا جس کی

وجہ سے پرانے اور نئے عہد نامہ کے نسخے ایک ہی کتاب میں اکٹھے ہو گئے۔

ب۔ شہنشاہ کونسٹنٹائن نے مسیح کو قبول کیا اور مسیحیت کو شاہی مذہب قرار دیا۔ بادشاہ نے بڑے بڑے گرجا گھروں کے لئے چرم پر کتب مقدسہ کی پچاس جلدیں نقل کروائیں۔ بادشاہ کو دیکھ کر کئی اور لوگوں نے بھی اس کام میں حصہ لیا۔

ج۔ چمڑے کے استعمال کے ساتھ طرز تحریر بھی بدل گئی۔ چمڑا پپیرس سے زیادہ مضبوط تھا اور آسانی سے مل بھی سکتا تھا۔ اس لئے اب نسخے بڑے بڑے اور نہایت خوبصورت الفاظ میں لکھے جاتے تھے۔

اس زمانہ کے مشہور نسخہ جات

۱۔ نسخہ سینا: یہ نسخہ ۱۸۴۴ء میں مشہور جرمن عالم ڈاکٹر ٹشنڈارف کو کوہ سینا کی ایک خانقاہ (مقدسہ کیتھرین کی خانقاہ) سے ملا۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک ردی کی ٹوکری میں چند اوراق دیکھے اور راہبوں کو بتایا کہ یہ نہایت قیمتی ہیں۔ انہیں ضائع نہ کریں۔ اس دفعہ اسے ۴۳ اوراق جن پر عبرانی کتب مقدسہ لکھی تھیں ملے۔ پھر ۱۸۵۹ء میں وہ دوبارہ وہاں گیا اور ایک راہب سے سپٹواجنٹ (عبرانی کتب مقدسہ کا یونانی ترجمہ) پر گفتگو چھڑ گئی۔ راہب نے کہا اس کی ایک قدیم نقل میرے پاس موجود ہے۔ ڈاکٹر ٹشنڈارف نے یہ نسخہ بصد مشکل حاصل کیا اور اسے زار روس کے پاس لے گیا۔ ۱۹۳۳ء میں سرکار برطانیہ نے یہ نسخہ ایک لاکھ پونڈ میں خرید لیا اور اب برطانیہ کے عجائب گھر میں موجود ہے۔ جولائی ۱۹۶۳ء میں مجھے یہ نسخہ دیکھنے کا موقع ملا جس کے لئے میں خدا کا شکر کرتا ہوں۔ یہ نسخہ غزال کے چمڑے پر لکھا ہے اور اس کی عبارت چار کالموں

میں لکھی گئی ہے۔

۲۔ **نسخہ وٹیکن:** یہ بڑے حروف کے نسخوں میں سب سے قدیم اور بلحاظ صحت زیادہ قابلِ قدر نسخہ ہے۔ یہ ۳۲۵ء میں لکھا گیا۔ اس میں پرانے عہد نامہ کا قدیم ترین یونانی متن موجود ہے۔ اس کی عبارت تین کالموں میں لکھی گئی ہے۔ ۱۴۸۱ء سے روم کی ویٹیکن لائبریری میں (پوپ صاحب کی لائبریری) رکھا گیا اور اب تک وہاں موجود ہے ۱۸۹۰ء میں کل نسخہ کا فوٹو لیا گیا اور اس کی نقلیں یورپ و امریکہ کی تمام بڑی بڑی لائبریریوں میں پائی جاتی ہیں۔

۳۔ **نسخہ اسکندریہ:** یہ نسخہ ۴۲۵ء کے قریب سکندریہ میں لکھا گیا۔ ۱۶۲۷ء میں قسطنطنیہ کے پیٹریارک سے چارلس اوّل شاہ انگلستان کو بطور تحفہ کے ملا۔ اب لندن شہر کے عجائب گھر میں موجود ہے۔ یہ نسخہ پتلے چمڑے پر لکھا گیا ہے اور ہر صفحے پر دو قطاریں ہیں۔ جیسے کہ موجودہ بائبل میں۔

۴۔ **نسخہ افرائیمی:** یہ نسخہ بھی چمڑے پر لکھا گیا ہے۔ اس کے ہر صفحے پر ایک قطار ہے اور نسخہ سکندریہ کی طرح اس کے حروف بڑے بڑے اور نہایت خوبصورت ہیں۔ یہ نسخہ ۴۵۰ء کے قریب ضبط تحریر میں آیا۔ سولھویں صدی کے شروع میں یہ نسخہ مشرق سے اٹلی بھیجا گیا۔ جب کیتھرائن فرانس کی ملکہ بنی تو وہ اس نسخہ کو اپنے ساتھ اٹلی سے فرانس لے گئی تب سے یہ نسخہ پیرس کی لائبریری میں موجود ہے۔ اس نسخہ کو افرائیمی اس لئے کہتے ہیں کہ اس نسخہ پر موم لگا کر کسی کاتب نے افرائیم کے وعظ لکھے تھے جب ایک خاص دوائی سے موم اتار دی گئی تو نیچے سے کتب مقدسہ کا نسخہ نکل آیا۔

۵۔ **نسخہ کلارومنٹس:** یہ نسخہ چھٹی صدی کے شروع میں ۵۲۵ء سے پیشتر

لکھا گیا۔ ۱۶۵۲ء میں شمالی فرانس کی کلارومنٹ خانقاہ سے ملا اور سترھویں صدی میں پیرس کی شاہی لائبریری میں رکھا گیا۔ اس کی نقل ۱۸۵۲ء میں شائع ہوئی۔ اس نسخہ میں یونانی متن کے بالمقابل لاطینی ترجمہ پایا جاتا ہے۔

دورِ سوم (چھوٹے حروف کے نسخے): ان کا زمانہ نویں صدی سے پندرھویں صدی تک ہے۔ کاغذ کے رائج ہونے اور چھاپہ خانہ کی ایجاد کی وجہ سے چھوٹے سائز میں بے شمار نسخے تیار کئے گئے۔ اس لئے ان کا شمار بڑے حروف کے نسخوں سے بہت زیادہ ہے۔ ان کی تعداد ۲۳۵۸ ہے۔ ان نسخہ جات کے علاوہ قدیم ترجمے بھی ہیں۔

دورِ حاضرہ میں بائبل مقدس کے قدیم ترین نسخہ جات کی دریافت

یہ نسخہ جات بحیرہ مردار کے قریب وادیٔ قمران کی پہاڑی غاروں سے دستیاب ہوئے ہیں۔ ۱۹۴۷ء کے موسم بہار کے اوائل میں جبکہ ایک بدو چرواہا اپنی کھوئی ہوئی بکری کی تلاش کر رہا تھا اس نے اچانک ایک پتھر اٹھا کر ایک تنگ و تاریک غار میں پھینکا کہ شاید اس کی بکری پتھر گرنے سے آواز دے لیکن جب بکری کی آواز کی بجائے اس نے ایک برتن ٹوٹنے کی آواز سنی تو اسے گمان ہوا کہ غار میں ضرور کوئی خزانہ ہے۔ اس لئے وہ ایک ساتھی کو لے کر فوراً اس غار میں داخل ہوا لیکن چاندی اور سونے کی بجائے اس کو مٹی کے چند مرتبان ملے جن میں چمڑے پر لکھے ہوئے کتب مقدس کے طومار تھے اور کپڑے میں لپیٹ کر نہایت احتیاط کے ساتھ رکھے گئے تھے۔ ان بدوؤں نے جو اکثر بیت اللحم میں خرید و فروخت کیا کرتے تھے یہ طومار ایک مسلم شیخ کو دکھائے

۔ نے ان کے رسم الخط کو (عدم پہچان) سریانی سمجھتے ہوئے ان کو ایک میچی تاجر کے پاس بھیج دیا جس نے چند پونڈ کے عوض یہ نسخہ جات خرید لئے اور بعد ازاں انہیں یروشلم میں بشپ یشوع سموئیل کے سپرد کر دیئے۔

ان نسخہ جات میں جو بحیرہ مردار کے قریب پہاڑی غاروں سے ملے ہیں یسعیاہ نبی کا صحیفہ بھی شامل ہے جو دو سو سال قبل از مسیح کا لکھا ہوا ہے اور ہماری موجودہ بائبل میں یسعیاہ نبی کی کتاب سے نقطہ بلفظ ملتا ہے۔

۲ — نبوتوں کی تکمیل

انسانی کلام کی باتیں پوری نہیں ہو سکتیں جیسا کہ استثنا ۱۸: ۲۱-۲۲ میں لکھا ہے "اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ جو بات خداوند نے نہیں کہی اسے ہم کیونکر پہچانیں؟ تو پہچان یہ ہے کہ جب وہ نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور اس کے کہنے کے مطابق کچھ واقع یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں بلکہ اس نبی نے وہ بات گستاخ بن کر کہی ہے تو اس سے خوف نہ کرنا۔

لیکن جس کتاب کی پیشین گوئیاں لفظ بلفظ پوری ہوں اس کی بابت کون کہہ سکتا ہے کہ یہ خدا کا کلام نہیں۔ بائبل مقدس کی نبوتوں کی تکمیل اس کے الہامی ہونے کا بڑا ثبوت ہے۔ یہ مشکل ہے کہ اس چھوٹے سے کتابچہ میں ان تمام پیشین گوئیوں کا ذکر کیا جائے جو پوری ہو چکی ہیں یا جو ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہو رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم صرف تین قسم کی پیشین گوئیوں پر غور کریں گے۔

(۱) یسوع مسیح کے بارے پیشین گوئیاں

عہد عتیق میں پیش گوئیاں	عہد جدید میں ان کی تکمیل
۱۔ مسیح موعود کی قوم قبیلہ اور خاندان وہ اسرائیلی قوم۔ یہوداہ کے قبیلہ اور داؤد کے خاندان سے ہوگا۔ پیدائش ۱۲: ۱، ۳، ۴۹: ۱۰ ۲ سموایل ۷: ۱۶	۱۔ یہ باتیں پوری ہوئیں دیکھئے متی ۱: ۱-۱۷
۲۔ مسیح کی پیدائش کا طریقہ یسعیاہ ۷: ۱۴ وہ کنواری سے پیدا ہوگا	۲۔ وہ کنواری مریم سے پیدا ہوا متی ۱: ۱۸-۲۵
۳۔ پیدائش کی جگہ میکاہ ۵: ۲ بیت لحم	۳۔ وہ بیت لحم میں پیدا ہوا متی ۲: ۱-۶
۴۔ اس کی خدمت یسعیاہ ۶۱: ۱	۴۔ لوقا ۴: ۱۶-۲۱
۵۔ مسیح کا شاہانہ داخلہ زکریاہ ۹: ۹	۵۔ یروشلم میں مسیح کا شاہانہ جلوس متی ۲۱: ۱-۵
۶۔ اس کا ۳۰ روپے میں بیچا جانا زکریاہ ۱۱: ۱۳	۶۔ متی ۲۶: ۱۴، ۱۵، ۲۷: ۵-۷
۷۔ مسیح کے صلیبی دکھ یسعیاہ ۵۳، زبور ۲۲: ۱۶، ۱۵	۷۔ متی ۲۶: ۴۷ + ۲۷: ۲۶
۸۔ اس کی عوضی موت یسعیاہ ۵۳: ۸	۸۔ وہ دوسروں کے لئے موا لوقا ۲۳: ۴۶ مرقس ۱۵: ۳۷ یوحنا ۱۹: ۳۰

۹۔ اس کا مردوں میں سے جی اٹھنا — زبور ۱۶: ۱۰

۹۔ وہ تیسرے دن جی اٹھا — متی ۲۸: ۱ - ۱۰

ب۔ مختلف لوگوں اور قوموں کی عدالت اور زوال کے متعلق پیشین گوئیاں

بائبل مقدس میں اس قسم کی بہت سی پیشین گوئیاں پائی جاتی ہیں۔ ہم صرف چند ایک پر غور کریں گے۔

۱۔ **پیشین گوئی**: یشوع نے کہا کہ جو شخص اٹھ کر اس یریحو شہر کو تعمیر کرے وہ خداوند کے حضور ملعون ہو۔ وہ اپنے پہلوٹھے کو اس کی نیو ڈالتے وقت اور اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کو اس کے پھاٹک لگاتے وقت کھو بیٹھے گا۔ یشوع ۶: ۲۶

اس کی تکمیل ۱ سلاطین ۱۶: ۳۴ اس کے ایام میں بیت ایلی حی ایلی نے یریحو کو تعمیر کیا۔ جب اس نے بنیاد ڈالی اس کا پہلوٹھا بیٹا ابیرام مر گیا اور جب اس کے پھاٹک لگائے تو اس کا بیٹا سجوب مر گیا یہ خداوند کے کلام کے مطابق ہوا جو اس نے نون کے بیٹے یشوع کی معرفت فرمایا تھا۔

۲۔ **ایلیاہ نبی کی پیشین گوئی**: اخیاب شاہ اسرائیل کی بیوی ایزابل جس نے بنی اسرائیل میں بت پرستی شروع کروائی اور بعل کے لئے مذبحے بنوائے اور پجاری رکھے اس کے حق میں ایلیاہ نے کہا کہ یزرعیل کی فصیل کے پاس کتے ایزابل کو کھائیں گے۔ ۱ سلاطین ۲۱: ۲۳: ۲۴

اس کی تکمیل: ۲ سلاطین ۲۲: ۳۸ میں لکھا ہے اور خداوند کے کلام کے مطابق جو اس نے فرمایا تھا کتوں نے اس کا خون چاٹا۔

۳۔ **نینوہ کے بارے یوناہ کی پیشین گوئی**۔ نینوہ جس کی بنیاد نمرود نے رکھی یہ اسوری بادشاہوں کی سلطنت کا مرکز تھا اور اپنی مضبوط فصیل اور قلعہ بندی کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔ اس کی فصیل ۱۰۰ فٹ اونچی اور اتنی چوڑی تھی کہ اس پر تین رتھ ساتھ ساتھ چل سکتے تھے۔ اس میں ۱۲ سو حفاظتی برج تھے اور فصیل سے باہر پانی سے بھری ہوئی خندق ۱۴۰ فٹ چوڑی اور ۶۰ فٹ گہری تھی۔ اس قسم کے حفاظتی انتظام کی وجہ سے لوگوں کا خیال تھا یہ ناقابل تسخیر شہر ہے۔ کون اس کو برباد کر سکتا ہے۔ اسی زمانے میں جبکہ نینوہ بہت بڑا اور عالیشان شہر تھا خدا نے اپنے نبی کی معرفت فرمایا نینوا برباد ہو جائے گا لیکن جب لوگوں نے توبہ کی تو خدا نے اپنے غضب کو روک لیا (یوناہ کی کتاب پڑھیں۔

اس کی تکمیل: ناحوم نبی کی کتاب کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب لوگ پھر گناہ میں پڑ گئے اور اپنے وعدے کو فراموش کر دیا تو خدا نے اپنے کلام کے مطابق اس بڑے شہر نینوہ کو بالکل برباد کر دیا اور وہ اب تک آباد نہیں ہو سکا۔ (ناحوم اور یوناہ کی کتاب کا اکٹھا مطالعہ کریں)

۴۔ **یروشلم اور ہیکل کی بربادی کی پیشین گوئی**: متی کی انجیل کے ۲۴ باب کی پہلی دو آیات میں لکھا ہے "اور جب یسوع ہیکل سے نکل کر جا رہا تھا تو اس کے شاگرد اس کے ہیکل کی عمارتیں دکھانے۔ اس نے جواب میں ان سے کہا۔ کیا تم ان سب چیزوں کو نہیں دیکھتے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہاں کسی پتھر پر پتھر باقی نہ رہے گا جو گرایا نہ جائے گا۔

اس کی تکمیل: خداوند یسوع مسیح کی یہ پیشنگوئی ۷۰ء میں پوری ہوئی

جبکہ رومی حاکم ٹائیٹس TITUS نے ایک بڑی فوج کے ساتھ یروشلم پر حملہ کیا۔ عید فسح سے چند روز پہلے اس کی فوج یروشلم کی فصیل کے پاس پہنچ گئی۔ جب باہر کی دیوار ٹوٹ گئی تو بہت سے یہودی ہیکل کے صحن میں چلے گئے تاکہ وہ اپنی اور خدا کی مقدس ہیکل کی حفاظت کریں۔ اگرچہ ٹائٹس نے سخت حکم دیا تھا کہ کوئی فوجی سپاہی ہیکل کو نقصان نہ پہنچائے لیکن پھر بھی ایک سپاہی نے جلتی ہوئی لکڑی اندر پھینک کر آگ لگا دی اور آگ اس قدر پھیل گئی کہ سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا۔

پیشن گوئیاں جو موجودہ زمانے میں پوری ہو رہی ہیں

ا۔ بنی اسرائیل قوم سے متعلق: عاموس ۹: ۱۴-۱۵ اور میں بنی اسرائیل اپنے لوگوں کو اسیری سے واپس لاؤں گا وہ اجڑے شہروں کو تعمیر کر کے ان میں بود و باش کریں گے اور تاکستان لگا کر ان کی مے پیئیں گے وہ باغ لگائیں گے اور ان کے پھل کھائیں گے۔ کیونکہ میں ان کو ان کے ملک میں قائم کروں گا اور پھر کبھی اپنے وطن سے جو میں نے ان کو بخشا ہے نکالے نہ جائیں گے۔ رومیوں کے نام کے خط کے گیارہویں باب میں مقدس پولوس نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ یہودی قوم ضرور بحال کی جائے گی۔

مسیح خداوند نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا جب تک غیر قوموں کی میعاد پوری نہ ہو۔ یروشلم غیر قوموں سے پامال ہوتا رہے گا۔ اب یہ پیشنگوئی بھی پوری ہو رہی ہے۔

ب۔ آخری زمانہ کے لوگ کیسے ہوں گے: ۲ تیمتھیس ۳: ۱-۴ لیکن یہ

جان رکھ کہ اخیر زمانہ میں برے دن آئیں گے کیونکہ آدمی خود غرض، زر دوست، شیخی باز، مغرور، بدگو، ماں باپ کے نافرمان، ناشکرے، ناپاک، طبعی محبت سے خالی، سنگدل، تہمت لگانے والے، بے ضبط، تند مزاج، نیکی کے دشمن، دغاباز، ڈھیٹھ، گھمنڈ کرنے والے، خدا کی نسبت عیش و عشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہوں گے۔

ج۔ آخری زمانے میں اقوام عالم کی سیاسی اور سماجی حالت کیا ہوگی

متی ۲۴: ۶-۷

اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے خبردار گھبرا نہ جانا کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضروری ہے لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے۔ لیکن یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہی ہوں گی۔

د۔ مسیحی کلیسا کے ساتھ غیر قوموں کا سلوک کیا ہوگا

اس وقت لوگ تم کو ایذا دینے کے لئے پکڑوائیں گے اور تم کو قتل کریں گے اور میرے نام کی خاطر سب قومیں تم سے عداوت رکھیں گی اور اس وقت بہتیرے ٹھوکر کھائیں گے اور ایک دوسرے کو پکڑوائیں گے مگر جو آخر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا۔

متی ۲۴: ۸-۹، ۱۳

مذکورہ بالا پیشن گوئیاں ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہو کر ثابت کر رہی ہیں کہ بائبل مقدس کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ خدا کا کلام ہے۔

۳۔ اتحاد اور ترتیب

بائبل مقدس میں کل چھیاسٹھ کتابیں ہیں۔ یہ کتابیں قریباً چالیس مختلف

شخصوں کے ہاتھ سے مختلف زبانوں اور فرق فرق حالات کے ماتحت لکھی گئیں۔ ان کو لکھنے والے بعض نبی، بعض رسول اور کئی بادشاہ، چرواہے، کسان، مچھلیاں پکڑنے والے اور محصول لینے والے تھے۔ بائبل کے دو بڑے حصے ہیں۔ یعنی پرانا عہدنامہ اور نیا عہدنامہ۔ پرانا عہدنامہ عبرانی زبان میں لکھا گیا اور نیا عہدنامہ یونانی زبان میں۔ پرانا عہدنامہ مسیح کے تجسم سے ۱۴۹۲ برس پہلے لکھا جانا شروع ہوا اور مسیح سے ۴۰۰ برس پہلے مکمل ہوا۔ نئے عہدنامہ کا لکھا جانا ۵۰ء میں شروع ہوا اور ۹۶ء میں مکمل ہوا۔ دونوں عرصوں اور درمیانی عرصہ کو جمع کر کے تقریباً ۱۶۰۰ برس کا عرصہ ہوا۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود اس میں ایسا عجیب اتحاد اور ترتیب نظر آتی ہے جیسے کہ ایک ہی شخص کے ہاتھ سے لکھی گئی ہے۔ برعکس اس کے کئی ایسی کتابیں ہیں جو ایک ہی شخص کے ہاتھ سے لکھی گئی ہیں لیکن پھر بھی کوئی ترتیب اور اتحاد ان میں نظر نہیں آتا۔ بائبل مقدس پیدائش کی کتاب سے مکاشفہ تک ایک ہی کتاب نظر آتی ہے۔

دونوں عہدناموں میں ترتیب اور اتحاد کا ثبوت

۱۔ دونوں کا ایک ہی اصلی مصنف ہے یعنی خدا کا پاک روح۔ ۲-پطرس ۱: ۲۱ کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے۔

۲۔ دونوں کا مقصد ایک ہی ہے یعنی دونوں ہمارے لئے نجات کی راہ بتاتے ہیں

۳۔ دونوں عہدناموں میں ایک ہی بڑی اور مرکزی شخصیت ہمیں نظر آتی ہے

یہ ہمارے پیارے خداوند یسوع مسیح کی شخصیت ہے۔ پیدائش سے مکاشفہ یعنی تمام بائبل یسوع مسیح کی گواہی دیتی ہے اور صرف اس کو بطور منجی دہندہ کے پیش کرتی ہے۔

۴۔ دونوں کی تعلیمات یکساں ہیں مثلاً:

ا۔ خدا کی نسبت: دونوں میں خدا ایک ایسی روح بتایا گیا ہے جس کا وجود اور دانائی اور قدرت اور پاکیزگی، انصاف، نیکی، سچائی اور محبت بے حد، بے ابتدا، بے انتہا اور بے تبدیل ہے۔ دونوں میں خدا کی واحد ذات پر زور دیا گیا ہے۔ دیکھئے استثنا ۶: ۴ سن لے اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔ زبور ۸۶: ۱۰ کیونکہ تو بزرگ ہے اور عجیب و غریب کام کرتا ہے تو ہی واحد خدا ہے یوحنا ۱۷: ۳ اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد ہے۔ یوحنا ۱۷: ۳ اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔ ۱-تیمتھیس ۲: ۵ کیونکہ خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی یسوع مسیح جو انسان ہے۔ دونوں میں صفائی کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے کہ خدا کی واحد ذات میں اقانیم کی کثرت ہے اور اس کثرت میں صرف تین شامل ہیں یعنی باپ بیٹا اور روح القدس

ب۔ فرشتوں کی بابت: دونوں عہدناموں سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرشتے خادم روحیں ہیں جو ہر وقت خدا کے حضور اس کے حکموں کی تعمیل کے لئے کھڑے رہتے ہیں اور نجات کی میراث پانے والوں کی خدمت کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ عبرانیوں ۱: ۱۴

ج۔ انسان کی اصلی اور موجودہ حالات کی نسبت: خدا نے انسان کو پاکیزگی

کی حالت میں پیدا کیا۔ جب وہ پیدا کیا گیا تو اچھا تھا لیکن جب نافرمانی کرکے گر گیا تو مجرم اور گنہگار ٹھہرا اور بذاتِ خود بچ نہیں سکتا اور اس کی اولاد بھی ویسی ہی ہے یہ تعلیم دونوں عہد ناموں میں پائی جاتی ہے۔

د۔ **نجات کی نسبت**: انسان گناہوں میں گرنے کی وجہ سے بے بس ہو گیا تھا لیکن خدا نے اپنی عجیب محبت اور فضل کے سبب سے انسان کے لئے نجات کا انتظام کیا اور نجات اعمال کے سبب سے نہیں بلکہ خدا کے انتظام کو قبول کرنے سے ملتی ہے اور خدا کا انتظام یہ ہے یوحنا ۳:۱۶ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی (خواہ آپ) اس پہ ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

س۔ مردوں کی قیامت۔ عدالت۔ بہشت اور دوزخ کے بارے میں ہر دو میں یکساں تعلیم ہے۔

۴۔ عالمگیری

(۱) جس طرح خدا عالمگیر ہے یعنی سب کے لئے اسی طرح اس کی کتاب بھی عالمگیر ہونی چاہیئے اور عالمگیر ہونے کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ اس کا ترجمہ دنیا کی سب زبانوں میں ہو تاکہ ہر ملک میں لوگ اسے اپنی سادہ زبان میں پڑھ کر خدا کی مرضی معلوم کر سکیں۔ اس صورت میں صرف بائیبل مقدس ہی عالمگیر کتاب ہے کیونکہ اس کا ترجمہ قریباً دنیا کی سب زبانوں میں پایا جاتا ہے۔ بائیبل ایسی زبان میں لکھی گئی کہ آسانی سے بغیر کسی اختلاف اور تبدیلی کے اس کا ترجمہ دنیا کی ہر زبان میں ہو سکتا ہے۔ اب تک

۱۲۰۰ سو سے زیادہ زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ ہر نئے چاند پہ اس کا ترجمہ ایک نئی زبان میں ہو جاتا ہے۔ کسی اور کتاب کا اس کے مقابلے میں ترجمہ نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔

(۲) بائیبل مقدس کے عالمگیر ہونے کا دوسرا ثبوت یہ ہے کہ اس کا پیغام عالمگیر ہے یہ کسی خاص ملک یا علاقے کے لئے لکھی نہیں گئی بلکہ تمام دنیا کے لئے ہے جیسا کہ کتاب مقدس کی ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے۔

متی ۲۴:۱۴ اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو تب خاتمہ ہوگا۔

متی ۲۸:۱۹۔ پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔

اعمال ۱:۸ جب روح القدس تم پر نازل ہوگا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلم اور تمام یہودیہ اور سامریہ بلکہ زمین کی حدوں تک میرے گواہ ہوگے۔

نہ صرف پیغام بلکہ تعلیم عالمگیر

ا۔ **عالمگیر برادری کی تعلیم**: خدا ہمارا باپ ہے اور ہم سب (انسان) بلا تمیز مذہب و ملت و رنگ و ہیئت ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

ب۔ **عالمگیر خاندانی تصور**: ایک مرد کے لئے صرف ایک عورت ملاکی ۲:۱۵، اور کیا اس نے ایک ہی کو پیدا نہیں کیا باوجودیکہ اس کے پاس اور ارواح موجود تھیں پھر کیوں ایک ہی پیدا کیا۔ اس لئے کہ خدا ترس نسل پیدا ہو۔ پس تم اپنے نفس سے خبردار رہو اور کوئی اپنی جوانی کی بیوی سے بیوفائی نہ کرے۔ کیونکہ خداوند اسرائیل کا خدا فرماتا ہے۔

ہیں طلاق سے بیزار ہوں اور اس سے بھی جو اپنی بیوی پر ظلم کرتا ہے۔ یہ ایسی تعلیم ہے جسے سب لوگ اپنا سکتے ہیں اور جو ہر ملک اور ہر زمانے میں قابلِ عمل ہے کیونکہ حقیقت میں یہی اصول خدا کی مرضی کے مطابق ہے اور انسان کی بہتری اسی میں ہے

۳۔ خدا کی عبادت کا عالمگیر تصور: یوحنا ۴:۲۴ خدا روح ہے اور ضرور ہے کہ اس کے پرستار روح اور سچائی سے اس کی پرستش کریں۔ خدا لامحدود روح ہونے کی وجہ سے ہر وقت اور ہر جگہ ہی حاضر و ناظر ہے اس لئے اس کی عبادت کے لئے کسی وقت اور جگہ کی قید نہیں ہے۔ سب دنیا کے لوگوں کے لئے ایک ہی وقت اور ایک ہی سمت مقرر کرنا ناممکن ہے اگر کوشش کی بھی جائے تو یہ عبادت محض ظاہری اور رسمی ہو گی اور خدا ایسی عبادت سے خوش بھی نہیں ہو سکتا۔ وہ چاہتا ہے کہ ہر جگہ اس کے پرستار روح اور سچائی سے اس کی پرستش کریں۔

۴۔ بائیبل مقدس کے عالمگیر ہونے کا تیسرا بڑا ثبوت یہ ہے کہ یہ عالمگیر ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ عالمگیر ضرورت صرف روٹی اور کپڑے کی ضرورت نہیں کیونکہ لکھا ہے کہ آدمی صرف روٹی سے جیتا نہ رہے گا۔

انسان کی سب سے بڑی ضرورت اس کی روح کی نجات ہے اس لئے کہ انسان نہ صرف نسلی طور پر بلکہ عملی طور پر بھی گنہگار ہے اور گناہ کے قبضہ سے خود آزاد نہیں ہو سکتا۔ رومیوں ۷:۲۴ میں مقدس پولوس یہ کہتا ہے۔ "ہائے میں کیسا کمبخت آدمی ہوں اس موت کے بدن سے کون مجھے آزاد کرے گا"۔ یہ درحقیقت ہر ایک انسان کی حالت ہے گنہگار انسان کو ایک نجات دینے والے اور شفاعت کرنے والے کی ضرورت ہے۔ انسان کی یہ بڑی ضرورت صرف بائیبل ہی میں پوری ہوتی ہے۔ بائیبل مقدس میں کامل

نجات اور نجات دینے والا ملتا ہے۔ ۱یوحنا ۲:۲ اور وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے اور نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی۔ میں کتنے ہی غیر مسیحی دوستوں کو جانتا ہوں جنہوں نے مسیحی ہونے کے بعد گواہی دی کہ جب میں نے بائیبل کو پڑھا مجھے نجات دہندہ مل گیا۔ دوسری کتابوں سے آپ بہت اچھی اخلاقی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن دنیا کا نجات دہندہ صرف بائیبل ہی میں ہے۔ اگر آپ اس بڑی نجات اور نجات دہندہ کے بارے میں تفصیل کے ساتھ جاننا چاہتے ہیں تو بائیبل مقدس کو پڑھیں جو بہت تھوڑی قیمت پر آسانی سے آپ کو مل سکتی ہے۔

۵۔۱ افضل تعلیم

افضل اور بے مثال تعلیم کی وجہ سے ہم اسے خدا کا کلام کہتے ہیں۔ بائیبل کی تعلیم میں ایسی دو خاص باتیں نظر آتی ہیں جو دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتیں۔ یعنی درستی اور صحت کلامی اور بے مثال تعلیم۔ درستی اور صحت کلامی کی وجہ سے اسے سچائی کا کلام بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں کامل سچائی اور حقیقت کو پیش کیا گیا ہے۔ دوسری کتابوں میں صرف تھوڑی سی روشنی ہے جو گنہگار انسان کی راہنمائی کے لئے کافی نہیں لیکن بائیبل مقدس کے بارے میں لکھا ہے۔ ۲پطرس ۱:۱۹ اور ہمارے پاس نبیوں کا وہ کلام ہے جو زیادہ معتبر ٹھہرا اور تم اچھا کرتے ہو جو یہ سمجھ کر اس پر غور کرتے ہو کہ وہ ایک چراغ ہے جو اندھیری جگہ میں روشنی بخشتا ہے۔ جب تک پو نہ پھٹے اور صبح کا ستارہ تمہارے دلوں میں نہ چمکے......

دوسری کتابوں کی تعلیم کو جب جدید سائنس کی روشنی میں پرکھا جائے تو ان میں کافی غلطیاں نظر آتی ہیں لیکن بائیبل مقدس میں جدید سائنس کی کوئی غلطی پائی نہیں جاتی اٹھارویں صدی کے شروع میں سائنس دانوں نے ہمہ اوست اور مادیت Materialism سے متاثر ہو کر مسلہ ارتقا Evolution کی حمایت میں بائیبل کے خلاف بہت سی کتابیں لکھیں لیکن وقت نے ثابت کر دیا ہے کہ پرانی سائنس کی جو باتیں بائیبل سے اختلاف رکھتی تھیں وہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ بائیبل مقدس کی بے خطا تعلیم کو دیکھ کر موجودہ سائنس دان پھر بائیبل کی طرف رجوع لا رہے ہیں کیونکہ اس میں ایسی ایسی حقیقتیں معلوم کر رہے ہیں جو جدید سائنس سے پوری موافقت رکھتی ہیں۔ بائیبل اگرچہ سائنس کی کتاب نہیں ہے۔ نہ یہ اس مقصد سے لکھی گئی کہ سائنس کے طلبا اسے اپنے نصاب کی کتاب کے طور پر استعمال کریں لیکن پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جدید سائنس کے ساتھ اس کی موافقت ہے۔

سائنس اور بائیبل کی مطابقت

سائنس Science	بائیبل Bible
۱۔ ۱۶۳۰ء میں گلیلیو Galileo نے دریافت کیا کہ ہوا وزن رکھتی ہے۔	۱۔ یہی حقیقت ایوب ۲۸: ۲۴: ۲۵ میں بیان کی گئی ہے جو گلیلیو سے کئی ہزار سال پیشتر لکھی گئی۔ "کیونکہ وہ زمین کی انتہا تک نظر کرتا ہے اور سارے آسمان کے نیچے دیکھتا ہے کہ ہوا کا وزن ٹھہرائے"۔
۲۔ گلیلیو نے یہ بھی دریافت کیا کہ ہوائیں ہمیشہ ایک خاص چکر میں چلتی ہیں اور پھر اسی اصول کے مطابق اپنا رخ تبدیل کر لیتی ہیں۔	۲۔ بائیبل مقدس نے اس حقیقت کو بھی نہایت خوبصورت الفاظ میں بیان کیا ہے واعظ ۱: ۶ "ہوا جنوب کی طرف چلی جاتی ہے اور چکر کھا کر شمال کی طرف پھرتی ہے اور اپنی گردش کے مطابق دورہ کرتی ہے"۔
۳۔ سو سال سے Science نے ایک دوربین ایجاد کی ہے جس کے ذریعے بیس میل کے فاصلے سے اخبار یا کتاب پڑھی جا سکتی ہے۔ اس دوربین کی مدد سے دریافت کیا گیا ہے کہ آسمان کی شمالی سمت میں کافی جگہ خالی ہے جہاں ایک بھی ستارہ نہیں ہے۔	۳۔ بائیبل مقدس نے اس حقیقت کو بھی نہایت سادہ الفاظ میں بیان کیا ہے۔ ایوب ۲۶: ۷ "وہ شمال کو خالی جگہ میں پھیلاتا ہے"۔
۴۔ ۱۶۱۵ء میں ولیم ہاروے نے دریافت کیا کہ انسان کی جان اس کے خون میں ہوتی ہے۔ اس سے پہلے مریض کا خون نکالنا بھی ایک علاج سمجھا جاتا تھا کیونکہ ... جانتے تھے کہ انسان کا خون اس کی زندگی ہے۔	۴۔ موسیٰ اگرچہ کوئی حکیم یا ڈاکٹر نہیں تھا لیکن پھر بھی اس نے خدا کا کلام لکھتے ایسی حقیقت کا بیان کیا ہے۔ جو ولیم ہاروے سے پہلے کوئی سائنس دان نہیں جانتا تھا دیکھئے احبار ۱۷: ۱۴ "کیونکہ جسم کی جو جان ہے وہ اس کا خون ہے جو اس کی جان کے ساتھ ایک ہے۔ اس لئے میں نے بنی اسرائیل کو حکم کیا ہے کہ تم کسی قسم کا جانور کا خون نہ کھانا کیونکہ ہر جانور کا خون اس کی جان ہی ہے جو کوئی اسے کھائے وہ کاٹ ڈالا جائے گا"۔

۵۔ سائنس دانوں کا پہلے خیال تھا کہ دوربین کی مدد سے ستارے گنے جا سکتے ہیں لیکن اب وہ اس نتیجے تک پہنچے ہیں کہ ستارے ہرگز گنے نہیں جا سکتے۔

۵۔ بائبل مقدس اس کی بابت کیا کہتی ہے پڑھیے یرمیاہ ۳۳: ۲۲ اجرام فلک بے شمار ہیں یعنی ان کا شمار نہیں ہو سکتا یا سادہ الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ستارے گنے نہیں جا سکتے۔

۶۔ سر جیمس سمپسن نے کلوروفارم ایجاد کیا جس کے ذریعے مریض کو بے ہوش کر کے ان کا اپریشن کیا جاتا ہے۔ کلوروفارم کی ایجاد سے پہلے مریض کا اپریشن ایک نہایت مشکل بات تھی کئی مریض درد کی شدت سے مر جاتے تھے۔ کلوروفارم اور دیگر اس قسم کی ادویات اور ٹیکوں سے انسان کو بہت آرام پہنچا اور علم جراحی نے بہت ترقی کی ہے۔

۶۔ اس نہایت مفید اور بیش قیمت چیز کا موجد جیمس سمپسن نہیں بلکہ خدا کا کلام ہے کیونکہ وہ خود کہتا ہے کہ پیدائش ۲: ۲۱ کو پڑھنے سے میرے دل میں ایسا خیال پیدا ہوا کہ کوئی ایسی دوائی جس سے مریض آدم کی طرح گہری نیند سو جائے اور محسوس نہ کرے کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ جس طرح آدم نے محسوس نہ کیا جب خدا نے اس کی ایک پسلی نکال کر اس کی جگہ گوشت بھر دیا۔

۷۔ زمین کی شکل و صورت کی بابت پہلے سائنس دانوں کا خیال تھا کہ یہ چوڑی اور چپٹی ہے لیکن اب اس بات پر متفق ہیں کہ زمین گول ہے

۷۔ یسعیاہ نبی کے زمانے کے سائنس دان خیال کرتے تھے کہ زمین چپٹی ہے لیکن نبی نے خدا کا کلام لکھتے وقت ایسی غلط بیانی نہ کی بلکہ وہ اس کے برعکس یہ کہتا یسعیاہ ۴۰: ۲۲ وہ محیط زمین پر بیٹھا ہے۔ اب محیط ہمیشہ گول چیز کا ہوتا ہے۔

۸۔ گزرے دوروں کے علم سائنس کے مطابق زمین ایک

۸۔ یہ حقیقت بائبل مقدس میں نہایت خوبصورت

بہت بڑا دیو مانی جاتی تھی اور نباتات اس دیو کے بال ہیں اور تمام حیوانات اور انسان جوئیں لیکن دور حاضرہ کے تمام سائنس دان اس بات پر متفق ہیں کہ زمین ایک سیارہ ہے جو چاند اور دیگر سیاروں کی طرح خلا میں ٹنگا ہوا ہے اور اپنی گردش کے مطابق سورج کے گرد گھومتا رہتا ہے۔

اور سادہ الفاظ میں یوں بیان کی گئی ہے ایوب ۲۶: ۷ وہ زمین کو خلا میں لٹکاتا ہے "He Hangeth the Earth upon nothing." زمین کے بارے اس حقیقت کی تصدیق اس تصویر سے ہوتی ہے جو امریکن خلائی جہاز اپالو ۸ سے ۲۴ دسمبر ۱۹۶۸ کو اس وقت لی گئی جبکہ یہ خلائی جہاز چاند کے گرد چکر لگا رہا تھا۔ اس تصویر میں زمین دیگر سیاروں کی طرح خلا میں لٹکتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

بائبل مقدس کی فضیلت نہ صرف اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ اس کی تعلیم جدید سائنس کے مطابق ہے بلکہ خاص کر اس سے کہ جو تعلیم اس سے حاصل ہوتی ہے وہ کسی اور کتاب سے حاصل نہیں ہوتی۔ مثلاً:

۱۔ تخلیق عالم کا مکمل اور ترتیب وار بیان جو بائبل میں پایا جاتا ہے وہ کسی اور مذہبی یا غیر مذہبی کتاب میں پایا نہیں جاتا۔

۲۔ خدا کی اصلی ذات اور صفات بھی اسی سے معلوم ہوتی ہیں کیونکہ اس میں خدا کی ہستی کا جو علم ہے یہ وہ علم نہیں جو کسی انسان نے اپنی کوشش سے حاصل کیا ہو یا دریافت کیا ہو بلکہ بائبل میں ہم خدا کا شخصی ظہور پاتے ہیں۔ اسی سے خدا کی ذات کا حقیقی اور سچا مکاشفہ بھی ہو سکتا ہے۔

۳۔ روح کی ابدیت بھی اسی سے معلوم ہوتی ہے۔ بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ انسان

کی وضاحت کی گئی ہے اور کس طرح خدا نے اس کو غیر فانی حالت میں پیدا کیا ہے۔

۴۔ گناہ کے آغاز اور اس کے ہولناک نتائج کا مفصل بیان اسی میں پایا جاتا ہے اور گناہ کا اصلی علاج بھی اسی میں ہمکو ملتا ہے۔

۵۔ خدا کی بے حد محبت اور اس کے عجیب فضل کی جو تعلیم بائیبل نے پیش کی ہے وہ کسی اور جگہ ہم کو نہیں ملتی۔

۶۔ بائیبل مقدس میں جو الٰہی شریعت پیش کی گئی ہے اس کی موجودگی میں کسی اور شریعت کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس لئے کہ یہی کامل شریعت ہے۔

۷۔ حرام اور حلال جانوروں اور پرندوں کی مکمل فہرست اسی میں پائی جاتی ہے ملاحظہ ہو (احبار ۱۱ باب) اور طہارت کے بارے مکمل تعلیم بھی اسی میں ملتی ہے۔

۸۔ روزمرہ زندگی کے بارے میں جو عملی تعلیم بائیبل نے دی ہے وہ کسی اور کتاب سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ مثال کے طور پر یہاں صرف چند مضامین کا ذکر پیش کیا جاتا ہے۔

ا۔ حرامکاری کے بارے میں: متی ۵: ۲۷: ۲۸ تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ زنا نہ کرنا لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پہ نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔

ب۔ خون کے بارے میں: متی ۵: ۲۱-۲۲ تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ خون نہ کرنا اور جو کوئی خون کرے گا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصے ہوگا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدر عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو کوئی احمق کہے گا وہ آگ کے جہنم کا سزاوار ہوگا۔

۱ یوحنا ۳: ۱۵ جو کوئی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ خونی ہے اور تم جانتے ہو کہ کسی خونی میں ہمیشہ کی زندگی قائم نہیں رہتی۔

(ج) بدلہ لینے کے بارے میں: متی ۵: ۳۹ تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔

(د) دشمنوں سے محبت کے بارے میں: متی ۵: ۴۳: ۴۵ تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھو اور اپنے دشمن سے عداوت لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا کرو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو کیونکہ وہ اپنے سورج کو نیکوں اور بدوں دونوں پر چمکاتا ہے اور راستبازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے۔

س۔ خیرات کے بارے میں: متی ۶: ۲-۴ پس جب تو خیرات کرے تو اپنے نرسنگا نہ بجوا جیسا ریاکار عبادت خانوں اور کوچوں میں کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کی بڑائی کریں میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے بلکہ جب تو خیرات کرے تو جو تیرا دہنا ہاتھ کرتا ہے اسے بایاں نہ جانے تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے اس صورت میں تیرا باپ (خدا) جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے۔ تجھے بدلہ دے گا۔

ص۔ روزہ کے بارے میں: متی ۶: ۱۶-۱۸ اور جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں تاکہ لوگ انہیں روزہ دار جانیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے بلکہ جب تو روزہ رکھے تو اپنے سر میں تیل ڈال اور منہ دھو تاکہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ (خدا) جو پوشیدگی میں ہے تجھے روزہ دار جانے

اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔

ش: معافی کے بارے میں متی ۶: ۱۴-۱۵ اس لئے کہ اگر تم آدمیوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا۔

ص: دعا کے بیان کے بارے میں متی ۶: ۵-۶ اور جب تم دعا کرو تو ریاکاروں کی مانند نہ ہو۔ کیونکہ وہ عبادت خانوں میں اور بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہو کر دعا کرنا پسند کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کو دیکھیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے بلکہ جب تو دعا کرے تو اپنی کوٹھری میں جا اور دروازہ بند کرکے اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہے دعا کر اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں سے دیکھتا ہے۔ تجھے بدلہ دے گا۔

ض۔ دولت جمع کرنے کے بارے میں متی ۶: ۱۹ اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے اور جہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں بلکہ اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں کیونکہ جہاں تیرا مال ہے وہاں تیرا دل بھی لگا رہے گا

ط۔ حکومت کی تابعداری کے بیان میں ہر شخص اعلیٰ حکومتوں کا تابعدار رہے کیونکہ کوئی حکومت ایسی نہیں جو خدا کی طرف سے نہ ہو اور جو حکومتیں موجود ہیں وہ خدا کی طرف سے مقرر ہیں پس جو کوئی حکومت کا سامنا کرتا ہے وہ خدا کے انتظام کا مخالف ہے اور جو مخالف ہیں وہ سزا پائیں گے۔ رومیوں ۱۳: ۱-۲

خداوند کی خاطر انسان کے ہر ایک انتظام کے تابع رہو بادشاہ کے اس لئے کہ وہ سب سے بزرگ ہے اور حاکموں کے اس لئے کہ وہ بدکاروں کی سزا اور نیکوکاروں کی تعریف کے لئے اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ ۱-پطرس ۲: ۱۳-۱۴

مختصر یہ کہ بائبل مقدس کی جو بھی تعلیم ہے وہ نہایت اعلیٰ اور بے مثال تعلیم ہے ویسی تعلیم دنیا کی کسی اور کتاب سے حاصل نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی اس کی مثال پیش کر سکتا ہے۔

۶۔ مؤثر کلام

خدا کا کلام نہ صرف مکمل اور بے مثال کلام ہو بلکہ مؤثر بھی ہونا چاہیئے۔ کلام کے مؤثر ہونے کا بیان عبرانیوں ۴: ۱۲ میں اس طرح کیا گیا ہے "خداوند کا کلام زندہ اور مؤثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور روح اور بند بند اور گودے گودے کو جدا کر کے گذر جاتا ہے اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے۔" اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ خدا کا کلام انسان کی پوری ذات اور شخصیت پر اثر کرتا ہے اور خدا کے کلام کا اثر نہ صرف یقینی بلکہ بہت گہرا اور پائیدار بھی ہے۔ یسعیاہ ۵۵: ۱۱ کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے کلام کے مؤثر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی زندگی میں اس کلام کو پورا کرے جس کے لئے خدا نے اپنے کلام کو بھیجا ہے: "اسی طرح میرا (خدا کا) کلام جو میرے منہ سے نکلتا ہے ہوگا وہ بے انجام میرے پاس نہ آئے گا اور اس کام میں جس کے لئے میں نے اسے بھیجا مؤثر ہوگا۔"

کن باتوں میں یا کاموں میں خدا کا کلام مؤثر ہوتا ہے یا سادہ الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خدا کا کلام کا اثر کیا ہے۔

۱۔ اس کو سننے اور پڑھنے سے ایمان پیدا ہوتا ہے: رومیوں ۱۰: ۱۷ ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے اور سننا مسیح کے کلام سے۔ دنیا کی کسی اور کتاب کو پڑھنے سے ایمان پیدا نہیں ہو سکتا لیکن بائبل کو پڑھنے سے حقیقی خدا کے بارے میں ایمان نہ صرف پیدا ہوتا ہے

بلکہ ایمان مضبوط بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح شیطان کی سب سے بڑی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ ہمیں خداوند کے کلام سے دور رکھے تاکہ ہم ایمان میں کمزور رہیں اور آسانی سے اس کے فریب میں آسکیں اور اس کے قبضے میں رہیں۔ مارٹن لوتھر صاحب نے کہا ہے کہ بنی نوع انسان کی سب سے بڑی خدمت ہم اس طرح سے کر سکتے ہیں کہ خداوند کا کلام ان کو سنائیں اور دکھائیں۔

۲۔ نجات حاصل کرنے کے لئے دانائی بخشتا ہے۔ ۲ تمتھیس ۳: ۱۵ "اور تو بچپن سے اُن پاک نوشتوں سے واقف ہے جو تجھے مسیح یسوع پر ایمان لانے سے نجات حاصل کرنے کے لئے دانائی بخش سکتے ہیں"۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ نجات کسی خاص حکمت یا دانائی سے حاصل ہو سکتی ہے بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ خدا کا کلام انسان کے ذہن کو کھولتا ہے اور اس کے دل کی آنکھوں کو روشن کرتا ہے (جو گناہ کے سبب سے اندھی ہو چکی ہیں) تاکہ انسان یسوع مسیح کو دیکھے اور اس پر ایمان لا کر ہمیشہ کی زندگی پائے فطرتی طور پر انسان ہمیشہ کی زندگی اور نجات سے غافل رہنا پسند کرتا ہے لیکن خدا کا کلام اسے یہ دانائی بخشتا ہے کہ وہ اپنی نجات کے لئے فکرمند ہو اور نجات دہندہ یسوع مسیح کو قبول کر کے ابدی زندگی کا وارث بنے۔ دنیا میں بے شمار کتابیں ہیں جو خدا سے اس قدر دور لے جاتی ہیں کہ انسان اپنی آئندہ زندگی اور نجات کے بارے بالکل لاپرواہ ہے اور غافل ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک ہی کتاب ہے جو غفلت کی نیند سے جگاتی ہے اور آسمانی دانائی سے معمور کرتی ہے اور یہ بائیبل مقدس ہے۔

۳۔ ہمارے غم اور بے چینی کو خوشی میں تبدیل کر سکتا ہے۔ حقیقی خوشی دنیا کی دولت اور عزت اور عیش و عشرت میں نہیں ہے۔ حقیقی خوشی خدا کے کلام کے وسیلے سے حاصل ہوتی ہے مطلب یہ ہے کہ خدا جو خوشی کا منبع یا چشمہ ہے وہ اپنے کلام کے وسیلے ہمارے

دلوں میں خوشی پیدا کرتا ہے اور غم اور بے چینی کو دور کر دیتا ہے جیسے کہ یرمیاہ ۱۵: ۱۶ میں لکھا ہے "تیرا کلام ملا اور میں نے اسے نوش کیا اور تیری باتیں میرے دل کی خوشی اور خرمی تھیں"۔

۴۔ خداوند کے کلام کو پڑھنے سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ جیسے کہ یوحنا ۱۵: ۳ میں مسیح خداوند فرماتے ہیں "اب تم اس کلام کے سبب سے جو میں نے تم سے کیا پاک ہو"۔ داؤد نبی ۱۱۹ زبور ۹ آیت کے پہلے حصے میں سوال کی صورت میں کہتا ہے "جوان اپنی روش کس طرح پاک رکھے"؟ اور اسی آیت کے دوسرے حصے میں جواب دیتا ہے "تیرے کلام کے مطابق اس پر نگاہ رکھنے سے"۔ اس زندگی میں ہمارے تین بڑے دشمن ہیں جو ہمیں ہر طرح کی ناپاکی اور گندگی میں رہنے کی ترغیب دیتے ہیں اور اکثر ہمیں اسی حالت میں گرفتار رکھتے ہیں اور جب ہم آزاد ہونا چاہتے ہیں تو ہمارا زبردست مقابلہ کرتے ہیں۔ پہلا دشمن ابلیس یا شیطان ہے۔ دوسرا دشمن ہماری بگڑی ہوئی فطرت یا طبیعت ہے اور تیسرا دشمن یہ موجودہ خراب جہان جس میں ہر طرف بے دینی بے انصافی اور ظلم اور ہر قسم کا گناہ ہے۔ اب ایسے زبردست دشمنوں کے مقابلے میں پاک رہنا ہمارے اپنے بس کی بات نہیں۔ حقیقی پاکیزگی کا وسیلہ صرف ایک ہی ہے اور وہ مسیح کا خون ہے جیسے کہ ۱ یوحنا ۱: ۷ میں لکھا ہے "اور اس کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے"۔ لیکن اس پاکیزگی میں قائم رہنے اور ترقی کرنے کے لئے کلام کی ضرورت ہے۔ اسی لئے داؤد نبی مذکورہ بالا زبور ۱۱۹ آیت ۱۱ میں کہتا ہے "میں نے تیرے کلام کو اپنے دل میں رکھ لیا ہے تاکہ تیرے خلاف گناہ نہ کروں"۔ خدا کا شکر ہے کہ آج بھی بائیبل مقدس کی باتوں کو دل میں رکھنے اور ان پر غور کرنے سے آزمائشوں پر فتح مندی حاصل ہوتی ہے لیکن کسی اور کتاب کو حفظ کرنے سے برکت نہیں مل سکتی۔

۵۔ بائیبل مقدس یعنی خدا کا کلام ہمارے وجود کے لئے ضروری ہے: انسان دیگر

جانداروں کی طرح صرف بدن ہی نہیں دیا بلکہ خدا نے انسان کے بدن میں ایک غیر فانی روح بھی پیدا کی ہے جس طرح ہمارے بدن کو خوراک کی ضرورت ہے اسی طرح ہماری روح کے لئے بھی خدا نے خوراک مہیا کی ہے اور یہ اس کا پاک کلام ہے۔ متی ۴:۴ میں مسیح خداوند نے فرمایا انسان صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر ایک بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے (مطلب ہے کہ خدا کے کلام سے)۔ ۱-پطرس ۲:۲ میں لکھا ہے۔ نوزاد بچوں کی مانند خالص روحانی دودھ (خدا کا کلام) کے مشتاق رہو تاکہ اس کے ذریعے سے نجات حاصل کرنے کے لئے بڑھتے جاؤ۔ خدا کا کلام نجات حاصل کرنے کے لئے نہ صرف دانائی بخشتا ہے بلکہ اس کے ذریعے ہماری روحانی زندگی میں ترقی بھی ہوتی ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ جس طرح ہم اپنے بدن کے لئے فکرمند ہوتے ہیں اور اس کی نشوونما اور ترقی کے لئے عمدہ سے عمدہ خوراک کھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم اپنی روح کی فکر بھی کریں بلکہ ہم بدن سے زیادہ اپنی روح کا خیال رکھیں اور ایوب کی طرح کہہ سکیں۔ ایوب ۲۳:۱۲ میں اس کے لبوں کے حکم سے ہٹا نہیں۔ میں نے اس کے منہ کی باتوں کو اپنی ضروری خوراک سے بھی زیادہ ذخیرہ کیا۔"

والدین بڑی فکرمندی سے اپنے بچوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور جب کوئی بچہ کھانا نہ کھائے ماں باپ اس کے لئے فکرمند ہوتے ہیں لیکن کتنے والدین اس بات کے لئے فکرمند ہیں کہ ان کے بچے اپنی روح کی خوراک ہر روز خدا کے کلام سے حاصل نہیں کرتے۔ مسیحی والدین کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف خود خدا کا کلام پڑھیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی خدا کے کلام سے سیراب و آسودہ کریں۔ داؤد نبی زبور ۱۱۹ اور آیت ۱۰۳ میں یوں کہتا ہے "تیری باتیں میرے لئے کیسی شیریں ہیں وہ میرے منہ کو شہد سے بھی میٹھی معلوم ہوتی ہیں۔" ہم یہ شہد خود کھائیں اور اپنے بچوں کو اور دوسروں کو بھی کھلائیں۔

۷۔ بائبل دنیا کے لئے باعث رحمت اور برکت ہے

کہتے ہیں کہ کسی بادشاہ نے ملکہ معظمہ وکٹوریہ سے کہا کہ تیری سلطنت دور دراز ملکوں تک پھیلی ہوئی ہے لیکن عورت ذات ہونے کے باوجود تو نے اتنی وسیع سلطنت میں عدل اور رحم اور دردمندی کو قائم رکھا ہے اور لوگ خوشی سے تیری تابعداری کرتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ ملکہ معظمہ مرحومہ نے بائبل مقدس ہاتھ میں لے کر کہا اس کا بھید یہ ہے۔ یہ سچ ہے کہ جو برکات دنیا کے لوگوں کو ملی ہیں۔ یہ حقیقت میں بائبل مقدس کی تعلیم ہی کا نتیجہ ہے۔ مثال کے طور پر یہاں صرف چند برکتوں کا ذکر کیا جائے گا جو انسان کی اخلاقی اور سماجی زندگی میں رونما ہوئی ہیں۔

۱۔ **بچے کی شخصیت کی قدر شناسی:** بچہ کشی کی رسم جو قدیم زمانے سے چلی آتی تھی اس کی بیخ کنی بھی بائبل کی تعلیم کے ذریعے سے ہوئی۔ موسیٰ کے زمانے میں یہ دستور تھا کہ بہت سے لوگ اپنی دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے بچوں کو آگ میں جلواتے تھے۔ دیکھئے استثنا ۱۸: ۹-۱۰ جب تو اس ملک (کنعان) میں جو خداوند تیرا خدا تجھ کو دیتا ہے پہنچ جائے تو وہاں کی قوموں کی طرح مکروہ کام کرنے نہ سیکھنا۔ تجھ میں ہرگز کوئی ایسا نہ ہو جو اپنے بیٹے یا بیٹی کو آگ میں جلوائے۔ یہ رواج ان قوموں میں تھا جو بنی اسرائیل سے پہلے ملک کنعان میں آباد تھیں۔ کئی ملکوں میں یہ دستور تھا کہ بچے کی پیدائش کے وقت اگر ماں کی موت واقع ہو گئی ہے تو اس بچے کو منحوس سمجھ کر قتل کر دیا جاتا تھا۔ کئی قوموں میں دستور تھا کہ لڑکوں کو تو زندہ لیکن لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی مار دیا جاتا تھا۔ ایسے رسم و رواج کی وجہ سے بچوں کی کچھ قدر نہ تھی۔ وہ صرف اپنے والدین کے رحم و کرم پر ہوتے تھے لیکن بچوں کے بارے بائبل کی نہایت اعلیٰ تعلیم کی وجہ سے بچوں کی اب جو قدر کی جاتی ہے۔ وہ پہلے نہ تھی مرقس ۱۰: ۱۴ میں مسیح خداوند نے فرمایا بچوں کو میرے پاس آنے دو۔ ان کو منع نہ کرو کیونکہ خدا کی بادشاہی

ایسوں ہی کی ہے۔ پھر سولھویں آیت میں لکھا ہے کہ "پھر اس نے انہیں اپنی گود میں لیا اور ان پر
ہاتھ رکھ کر ان کو برکت دی۔ ایک اور موقع پر جب مسیح خداوند سے یہ سوال پوچھا گیا کہ آسمان کی
بادشاہی میں بڑا کون ہے۔ متی ۱۸: ۲ میں لکھا ہے اس نے ایک بچے کو پاس بلا کر اسے ان کے
بیچ میں کھڑا کیا اور کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم نہ پھرو (مطلب ہے توبہ نہ کرو) اور بچوں کی
مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہوگے پس جو کوئی اپنے آپ کو اس بچے کی مانند
چھوٹا بنائے گا وہی آسمان کی بادشاہی میں بڑا ہوگا۔ جو کوئی ایسے بچے کو میرے نام پر قبول کرتا ہے
وہ مجھے قبول کرتا ہے لیکن جو کوئی ان چھوٹوں میں سے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں کسی کو ٹھوکر کھلاتا ہے
اس کے لئے یہ بہتر ہے کہ بڑی چکی (یا خراس) کا پاٹ اس کے گلے میں لٹکایا جائے اور وہ گہرے سمندر میں
ڈبو دیا جائے۔" خدا کا شکر ہے کہ بائیبل کی اس بیش قیمت تعلیم کی وجہ سے بچوں کا نہ صرف تعلیم و
تربیت میں بلکہ ہر بات میں خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

۲۔ عورتوں کی حیثیت اور درجہ میں تبدیلی:۔ عورت جو مرد کے مقابلے میں ایک ادنیٰ مخلوق
سمجھی جاتی تھی اور جس کے وجود کا بڑا مقصد یہی خیال کیا جاتا تھا کہ مرد کی جسمانی خوشی کا ذریعہ بنے اور
ہندو مذہب میں یہ بھی دستور تھا کہ اگر شوہر مر جاتے تو اس کی لاش کے ساتھ اس کی زندہ بیوی کو منحوس سمجھ کر زندہ جلا
دیا جاتا تھا۔ لیکن بائیبل مقدس عورت کے بارے میں یہ تعلیم دیتی ہے۔

(ا) عورت مرد کی طرح اشرف المخلوقات ہے کیونکہ وہ بھی مرد کی طرح خدا کی صورت پر پیدا کی گئی ہے
پیدائش ۱: ۲۷

ب۔ عورت کا حصہ مرد کے برابر ہے۔ گنتی ۲۷: ۸ اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کا بیٹا نہ ہو تو اس کی
میراث اس کی بیٹی کو دینا۔

ج۔ عورت کا درجہ مرد کے برابر ہے۔ گلتیوں ۳: ۲۷: ۲۸ اور تم سب جتنوں نے مسیح میں شامل ہونے
کا بپتسمہ لیا مسیح کو پہن لیا۔ نہ کوئی یہودی رہا نہ یونانی نہ کوئی غلام نہ آزاد نہ کوئی مرد نہ عورت،

کیونکہ تم سب مسیح یسوع میں ایک ہو۔

(د) عورت کے وجود کا صرف یہی مقصد نہیں کہ مرد کی جسمانی خوشی کو پورا کرے۔ تھسلنیکیوں ۴: ۳-۵
چنانچہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ تم پاک بنو یعنی حرامکاری سے بچے رہو اور ہر ایک تم میں سے پاکیزگی اور عزت
کے ساتھ اپنے ظرف کو (بیوی کو) حاصل کرنا جانے نہ شہوت کے جوش سے ان قوموں کی مانند جو خدا کو نہیں جانتیں

ر۔ شوہروں کو عورت سے حسن سلوک کا حکم ملا ہے: ۱ پطرس ۳: ۷ اے شوہرو تم بھی بیویوں کے ساتھ
عقلمندی سے بسر کرو اور عورت کو نازک ظرف جان کر اس کی عزت کرو اور یوں سمجھو کہ ہم دونوں زندگی
کی نعمت کے وارث ہیں تاکہ تمہاری دعائیں رک نہ جائیں۔

س۔ مرد عورت پر ظلم نہیں کر سکتا اور اس کو یونہی طلاق نہیں دے سکتا: ملاکی ۲: ۱۶ خداوند فرماتا
ہے میں طلاق سے بیزار ہوں اور اس سے بھی جو اپنی بیوی پر ظلم کرتا ہے۔

بائیبل مقدس کی اس بے نظیر تعلیم کی وجہ سے عورت کو موجودہ سوسائٹی میں جو عزت اور درجہ ملا
ہے وہ کسی اور مذہبی یا غیر مذہبی کتاب کی تعلیم کے ذریعے نہیں مل سکتا تھا۔

۳۔ وحشیانہ اور ظالمانہ کھیلوں کا خاتمہ بائیبل کے ذریعے ہوا۔ رومی سلطنت کے دنوں میں یہ عام
دستور تھا کہ قیدیوں اور بیچارے مجرموں کو بھوکے درندوں کے آگے ڈال کر ان کا تماشا دیکھا جاتا تھا
اسی غرض سے رومی حکومت نے بڑے بڑے شہروں میں اتنی بڑی بڑی تماشا گاہیں بنائی ہوئی تھیں
جن میں ہزاروں لوگ سما سکتے تھے۔

۴۔ غلامی کی لعنت جو نسلیت در نسلیت سے چلی آتی تھی اس سے چھٹکارا بھی بائیبل کی تعلیم کے ذریعے
ملا ہے۔ بائیبل میں غلاموں کی زندگی اور حالت کا کافی بیان ہوا ہے۔ خدا کے اس زندہ کلام میں انسانی
شخصیت کی قدر کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ خدا کی نظروں میں غلام اور آزاد دونوں کا ایک ہی درجہ
اور حیثیت ہے۔ گلتیوں ۳: ۲۸ میں آیا ہے کہ مسیح میں نہ کوئی یہودی رہا نہ یونانی، نہ غلام نہ آزاد
نہ مرد نہ عورت بلکہ مسیح میں سب ایک ہیں۔ انجیل مقدس میں ایک غلام نوجوان کا ذکر ہے جس کا نام انیسمس

تھا۔ یہ جوان اپنے مالک فلیمون کا کچھ نقصان کر کے اس کے گھر سے بھاگ گیا اور کسی طریقے سے روم پہنچ گیا جہاں کہ مقدس پولوس قید تھا لیکن قید میں مقدس پولوس کو باہر آنے جانے اور کلام کی خوشخبری دینے کی اجازت تھی۔ جب انیمس نے روم میں مقدس پولوس کے وسیلہ سے کلام سنا تو وہ تبدیل ہو گیا اور اس نے مسیح کو اپنے دل سے قبول کیا۔ اس کی تبدیلی کے بعد مقدس پولوس نے اسے ایک سفارشی خط دے کر اس کے مالک فلیمون کے پاس بھیجا۔ ذرا غور سے سنیئے کہ رسول اس خط میں کیا کہتا ہے "کیونکہ ممکن ہے کہ وہ تجھ سے اس لئے تھوڑی دیر کے واسطے جدا ہوا ہو کہ ہمیشہ تیرے پاس رہے مگر اب سے غلام کی طرح نہیں بلکہ غلام سے بہتر ہو کر یعنی ایسے بھائی کی طرح رہے جو جسم میں بھی اور خداوند میں بھی میرا نہایت عزیز ہو اور تیرا اس سے بھی کہیں زیادہ۔ پس اگر تو مجھے شریک جانتا ہے تو اسے اس طرح قبول کرنا جس طرح مجھے۔" بائیبل مقدس کی یہ تعلیم ہے جس نے کئی لوگوں کو ابھارا کہ وہ ظلم کی زنجیریں توڑ کر اپنے لوگوں کو غلامی کے جوئے سے آزاد کریں۔

۵۔ محنت اور مشقت سے کام کرنا بائیبل ہمیں نے سکھایا ہے : بائیبل مقدس کی تعلیم جن جن ملکوں اور قوموں نے قبول کی ہے وہ سب محنت اور جانفشانی سے اپنا کام یاد کرنے والی ہیں اور ان قوموں کے لوگ کسی کام کو اپنی ہتک نہیں سمجھتے کیونکہ بائیبل مقدس میں ہر ایک جائز پیشہ اور ذریعہ معاش کی قدر کی گئی ہے اور کام کے بارے یہ تعلیم دی گئی ہے۔

خداوند شروع ہی سے یہ چاہتا ہے کہ انسان کام کرے۔ پیدائش ۲ : ۸ میں لکھا ہے کہ خدا نے عدن میں ایک باغ لگایا اور آدم کو وہاں رکھا تاکہ وہ نہ صرف پھل کھاتے بلکہ لکھا ہے کہ وہ اس کی باغبانی کرے۔

۲۔ مقدس پولوس کام کی اہمیت یوں بیان کرتا ہے "جسے محنت کرنا منظور نہ ہو وہ کھانے بھی نہ پائے" ۲ تھسلنیکیوں ۳ : ۱۰ اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بھیک مانگنا بالکل منع ہے جن ملکوں میں اس تعلیم کو اپنایا گیا ہے وہاں کوئی بھیک مانگنے والا نظر نہیں آتا۔

۳۔ افسیوں کے نام خط میں مقدس پولوس یہ کہتا ہے ۴ : ۲۸ "چوری کرنے والا پھر چوری نہ کرے بلکہ اچھا پیشہ اختیار کر کے ہاتھوں سے محنت کرے تاکہ محتاج کو دینے کے لئے اس کے پاس کچھ ہو۔"

۴۔ اعمال کی کتاب میں مقدس پولوس یہ کہتا ہے۔ اعمال ۲۰ : ۳۳ : ۳۵ "میں نے کسی کی چاندی یا سونے یا کپڑے کا لالچ نہیں کیا۔ تم آپ جانتے ہو کہ انہی ہاتھوں نے میری اور میرے ساتھیوں کی حاجتیں رفع کیں۔ میں نے تم کو سب باتیں کر کے دکھا دیں کہ اس طرح محنت کر کے کمزوروں کو سنبھالنا اور خداوند یسوع کی باتیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اس نے خود کہا دینا لینے سے مبارک ہے"

(۵) کام کرنے والوں کو برکت کا وعدہ دیا گیا ہے۔

بائیبل مقدس کی تعلیم کے ذریعے نہ صرف روحانی ترقی ہوتی ہے بلکہ اس کے ذریعے اقتصادی ترقی بھی ہوتی ہے۔

(۶) رفاہ عامہ خدمت اور امداد کا سارا کام بائیبل مقدس کی تعلیم کے اثر سے ہو رہا ہے۔

مسیحی کلیسیا کے تمام ادارے جو عوام کی مدد اور بہتری کے لئے کھولے گئے ہیں مثلاً ہسپتال سکول، کالج، ہوسٹل، ریلیف کا سامان بانٹنے والے مرکز یہ سب بائیبل مقدس کی پر اثر تعلیم کے سبب سے کھولے گئے ہیں۔ اس لئے جو برکت لوگوں کو ان اداروں سے ملی ہے۔ حقیقت میں وہ بائیبل کے وسیلے سے ملی ہے۔ اگرچہ یہ سب کچھ بائیبل کے وسیلے سے ہوا ہے لیکن بائیبل مقدس کے لکھے جانے کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ لوگ خدا کے اس عجیب فضل اور محبت کو پہچانیں جو یسوع مسیح کے وسیلے سے ظاہر ہوئی ہے اور مسیح کو قبول کر کے ہمیشہ کی زندگی پائیں۔ بائیبل مقدس شروع سے آخر تک مسیح کی گواہ ہے اور صرف اسی کو پیش کرتی ہے۔ مسیح نے خود کہا "یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے۔" لیکن پھر بھی تم زندگی پانے کے لئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔

ہماری دعا ہے کہ خدا اپنے کلام اور روح کے ذریعے سے آپ کی باطنی یا دل کی

بھٹکوں کو روشنی کرے تاکہ آپ حقیقت کو پہچان سکیں اور حق و باطل میں امتیاز کر سکیں اور وہ جو حقیقی ہے اس کو قبول کر کے ابدی زندگی اور خدا کی بادشاہی کے وارث بنیں۔

کتابیں جو اس کتابچہ کی تیاری کیلئے استعمال کی گئی ہیں

۱۔ پرانے عہد نامہ کی کتابوں کا دیباچہ از پادری ٹی ایل سکاٹ
۲۔ کلام حق از پادری عبدالحق صاحب
۳۔ سائنس اور بائبل ڈاکٹر میری ومیر
۴۔ مسیحی علم الٰہی از پی. پی. فیئر ویالڈر
۵۔ صحتِ کتب مقدسہ از قیس اعظم برکت اللہ صاحب

اصلاح پریس گوجرانوالہ